واہ کیا نسبتِ غلامی ہے
میں کہاں اور کہاں غریب نوازؒ

(رمزی)

غنچۂ حق

یکم رجب ۱۳۸۰ھ

ناشر
پیرزادہ حکیم فضل الرحمٰن سنجاری
معتمد حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف

نذرِ غریب نوازؒ

(رمزی ترمذی بھوپالی)

قبلۂ چشتیاں غریب نوازؒ
کعبۂ انس و جاں غریب نوازؒ

رازدارِ الست و سِرِّ کن
ہادیٔ ہادیاں غریب نوازؒ

دُرِّ مکنونِ بحرِ لاہوتی
گوہرِ عارفاں غریب نوازؒ

نورِ چشمِ نبیؐ و جانِ بتولؓ
سیّدِ خواجگاں غریب نوازؒ

واہ کیا نسبتِ غلامی ہے
میں کہاں اور کہاں غریب نوازؒ

کبھی چھوڑا ہے اور نہ چھوڑوں گا
آپ کا آستاں غریب نوازؒ

ہم غریبوں پہ بھی نگاہِ کرم
خواجۂ بندگاں غریب نوازؒ

بس وہیں پار ہو گئی کشتی
یاد آئے جہاں غریب نوازؒ

اُس کو رمزی کسی کا ڈر کیوں ہو؟
جس کے ہوں پاسباں غریب نوازؒ

نقشِ اوّل ـــــ معتمدِ ادارہ

آپ کی نظریں اجمیر شریف کی جانب اُٹھ کر غریب نوازؒ کے فیضانِ معرفت کے لئے بیتاب ہوتی ہیں اور حضور کی سیرتِ اقدس کے پاکیزہ حالات کی معلومات چاہتی ہیں اور معمولاتِ مقدسہ ملفوظات مبارکہ اور دعاؤں کے مخزن سے اپنے دامانِ مراد بھر کے قلبی تسکین حاصل کرنے کی متمنّی ہوتی ہیں اگرچہ اربابِ قلم حضراتؒ نے اس باب میں بسیار کتابیں پیش فرمائی ہیں اور فرما رہے ہیں، مگر عوام گرانقدر قیمت ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے پورا استفادہ حاصل نہیں کرسکتے ہیں۔ اس لئے امسال یہ کتابچہ آپ کی خدمت میں نمونتاً پیش کیا جا رہا ہے۔

اگر دفتر کمیٹی درگاہ شریف اور عقیدتمندانِ غریب نوازؒ نے ہماری ہمت افزائی کی اور سرپرستی فرمائی تو انشاءاللہ ہم مستقل طور پر "ماہنامہ" کی صورت میں قانونی تکمیل کے بعد اس سلسلے کو جاری رکھ سکیں گے۔ توقع ہے کہ اربابِ خیر اپنے تعاون سے ممنون فرمائیں گے۔

مضامین پہنچانے اور دیگر امور کی معلومات حاصل فرمانے و خط و کتابت کے لئے

پتۂ ذیل یاد رکھئے :- پیرزادہ عشرت معینی

حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف

فون نمبر ۱۰۳ :-

(از راشد خانونی گوالیاری)

دیارِ خواجہ

حضور خواجۂ اعظم، والیِ ہند سلطان الاولیا عطائے رسول غریب نواز اجمیری رضی اللہ عنہ نے ۹ جمادی الثانی ۵۳۰ھ کو سرزمین سنجر پر قدم رنجہ فرمایا اور ۶ رجب المرجب ۶۳۲ھ کو ارضِ اجمیر میں حجاب فرما کر سرزمین ہند کو مدینۃ الہند کہلانے کا شرف بخشا۔ سرزمین سنجر میں پیدا ہونے والے نفسِ قدسی نے عرب سے لیکر ہندوستان کے اطراف و جوانب کے بسنے والے انسانوں کے قلوب بیک توجہ نورِ اسلام سے جگمگا دیئے۔ اس "عکسِ رب" بندۂ حق کے قدمِ بابرکت کے نقوش نے رہروانِ الوہیت کو وحدانیت کی راہ دکھائی۔ توہم پرستوں کو حق شناس بنایا۔ پاک نفسی، بے لوثی، سچائی اور خدا ترسی کے پرخلوص اعمال و اشغال سے جملہ اقوام کے افراد کی دادرسی و دستگیری فرمائی۔ آپ کے ہمدردانہ اور روادارانہ سلوک سے متاثر ہو کر جملہ مذاہب کے لوگ بلا تعصب آپ کے میخانہ سے جام پی پی کر جھومنے لگے، خراباتی شراب کو چھوڑ کر "شراباً طہورا" سے مخمور ہو کر شریعت کے آئینے میں معرفت دیکھنے والے "من رآنی فقد رای الحق" کی تصویر کے عارف بنے اور ولی اللہ کی منزل تک جا پہنچے۔ غرضکہ ہر جذبۂ صادق رکھنے والے متلاشیِ حق انسان کے دل میں اس روحانی تاجدارِ انسانیت کی روح پھونک دی۔ ناقص کامل، خود بیں خدا بیں اور نفس و اصنام پرست خدا پرست بن گئے۔ طاعتِ باطنی، تزکیۂ نفس، مسلکِ فقر و درویشی، آدابِ طریقت، اتباعِ شریعت، اخلاقِ انسانی، سلوکِ معرفت، لوازماتِ ارادت، برکاتِ روحانی کی دھوم مچ گئی۔ جس طرح سرکارِ غریب نوازؓ نے ظہورِ جسمی کے ساتھ مخلوق کی دستگیری اور رہنمائی فرمائی اسی طرح عالمِ ظاہر سے پردہ فرمالینے کے بعد بھی "بل احیاء عند ربہم ولکن لا تشعرون" کی مثال میں آج تک اسی تعلقاتِ باطنی کے ساتھ معینِ اہلِ ارادت، دستگیرِ خلائق ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ عارفانِ باللہ و واقفانِ رموزِ الٰہی کی بصیرت افروز نگاہیں فیض بارِ اہل اللہ کے مزاراتِ پُرانوار سے حیاتِ ظاہری کے مطابق تصرفاتِ معنوی کا نظارہ فرماتی ہیں اور اس مرکزِ چشتیت و حقیقت و معرفت سے برکاتِ روحانیت حاصل کرتی ہیں۔ زائرین بالیقین اور عقیدتمندانِ باتمکین دامانِ طلب کو گوہرِ مقصود سے مالامال کرتے ہیں۔ فلک پہ شمس و قمر اور سیارے دھیمے گنبد والے سرکار کے جاہ و جلال اور فیضانِ کمال کو دیکھ کر مسکراتے ہیں۔

بے شمار ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، پارسی، مجوسی، بلا تفریق شیخ و برہمن اس آستانۂ عالی پر جبہ سائی کرتے ہیں اور اپنے دکھ درد کو مٹانے والا فلاحِ دارین اور تسکینِ قلب بخشنے والا واحد وسیلہ جانتے ہیں۔ بامراد حاضرین جذباتِ محبت کے پھول اور آنسوؤں کے موتی نچھاور کرتے ہیں۔ حکامانِ وقت عقیدت کا خراج ادا کرتے ہیں۔ سرمایہ دار اپنا زر و جواہر نقد و جنس ان کے نام پر خدا کے لئے تصدق کر کے اپنی مالی منفعت اور سربلندی کی ضمانت حاصل کرتے ہیں۔ غربا و مساکین معاش پاتے ہیں۔ اپاہج و ناکارہ شکم کی فکر سے بے نیاز ہو کر رشتۂ تارِ نفس سے شکرِ خدا ادا کرتے ہیں۔ مغلوب المحبت شیفتگانِ خواجہ کے ہونٹ چوکھٹ چومتے ہیں، جسم طوافِ مزار کرتے ہیں، دل قربان اور نظریں نچھاور ہوتی ہیں۔

الغرض حق تعالیٰ کی یاد کے ساتھ جس طرح مختلف الخیال لوگ بے شمار طریقوں سے رابطۂ عبدیت کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح اس اصل معبود عبداللہ کی ذاتِ گرامی کے ساتھ بندگانِ حق ان گنت اور نت نئی نسبتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

سرزمینِ اجمیر کو کعبۂ طیبہ سے کس درجہ مشابہت ہے اس کا اندازہ وہ حضرات بخوبی فرما سکتے ہیں جنہوں نے ان مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ریگستانی میدان و کوہسار عرفاتی نظارہ پیش کرتے ہیں۔ آناساگر حوضِ کوثر اور جھالرہ، زمزم شریف کو یاد دلا رہا ہے۔ مزارِ اقدس کی آبادی اور گلیاں، مدینہ طیبہ کا نقشہ دکھاتی ہیں۔ خدام حضرات کی رہبری سے معلمین کی شان نمایاں ہوتی ہے، گنبد مبارک کے اطراف

مساجد دعوتِ سجدہ دے رہی ہیں۔ مزار شریف کا غلافِ مبارک، غلافِ خانہ کعبہ کی مثال پیش کر رہا ہے۔ روضۂ اقدس کی فلک بوس عمارتِ قبلہ نما خدائے وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عظمت و جلالت پر گواہ ہے۔ تاراگڑھ کے آثار و دیار اسلامی فتح و نصرت کا ڈنکا بجا رہے ہیں۔ غوثِ پاک، بی حافظ جمال، مدار صاحب، قطب صاحب اور دیگر بزرگوں کے چلوں و مقبروں سے دنیا کی بے ثباتی اور مجاہدات کی زندہ جاوید حقیقت آشکار ہو رہی ہے اور ناظرانِ تجلیاتِ معرفت کی زبان فیض ترجمان سے یوں حقیقت عیاں ہو رہی ہے ؎

خاصانِ خدا خدا نہ باشند لیکن ز خدا جدا نہ باشند

ہر کہ آید بر درت خالی نرفت
گرچہ خالی بود از روزِ الست

جو قطرہ دریا میں پہنچا تو بنگیا دریا جمالِ خواجہ میں ہمکو خدا نظر آیا

جو آ کے دل سے یہاں حق کو یاد کرتے ہیں
مراد پا کے وہ دل اپنا شاد کرتے ہیں

خدا کی یاد میں جو جان اپنی کھوتے ہیں دلہن کی مثل وہ پُرکیف نیند سوتے ہیں

جو عرس پاک میں اہلِ مراد آتے ہیں
وہ ان کی روح سے ناظر قریب ہوتے ہیں

دیکھئے وہ ماہ رجب نے اپنے رُخ سے نقاب ہٹائی اور زیارتِ ہلالِ عید کی نوید شادی دیوان صاحب حویلی دیوان صاحب سے ۱۰ بجے سماع خانہ میں تشریف لانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آگے آگے لوگ مشعلیں اور شمعدان لئے چل رہے ہیں، بلند دروازہ سے گذر کر اکبری مسجد میں داخل ہو کر خانقاہ غریب نواز میں پہنچے فاتحہ ہوئی پھر سماع خانہ میں مسند سجادگی پر رونق افروز ہو گئے اور قوالی شروع ہو گئی۔

حاضرینِ مجلس نے کیف و سرور کے غلبہ میں نذرانوں کی بھرمار شروع کر دی ہے۔ ہر فرد نغماتِ سماع اور کیف روحانیت سے سرشار برکاتِ معرفت کی تحصیل میں مصروف نظر آ رہا ہے۔ نصف شب کے قریب حضرت دیوان صاحب سیج و صندل پیش کرنے مزار اقدس میں تشریف لیجا رہے ہیں۔ جنتی دروازہ میں سے گذر کر قرآن خوانی والے مقام کے گوشۂ مبارک میں چادر کی آڑ لیکر دیوان صاحب نے لباس تبدیل فرمایا اور سیج و صندل آبِ غسل کی صراحی عرقِ گلاب و کیوڑے کی بوتلیں لئے ہوئے روضے شریف میں داخل ہو گئے۔ عام داخلہ اس وقت ممنوع ہے۔

غیر متعلق حضرات باہر سے معروضات پیش کر رہے ہیں۔ صاحبزادگان ذوی الاحترام اپنے وابستگانِ عقیدت کے لئے پرخلوص دعائیں فرما کر فرض وکالت ادا فرما رہے ہیں۔ ہر طرف درود و سلام، قرأتِ قرآن اور کلمہ و تسبیح کا دور جاری ہے۔ کہاں ہیں وہ حضرات جن کو آستانۂ معلیٰ میں شرک و بدعت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ اہلِ معرفت تو تجلیاتِ حقیقت کے نظارے کر رہے ہیں مگر ظاہر بیں حضرات بھی غریب نواز کے غلبۂ روحانیت سے مغلوب قلب میں سوز و گداز لئے ہوئے واصل حق نظر آ رہے ہیں۔ عفو معاصی کا جذبہ جلبِ آرزو کا غلبہ، گریہ و زاری خشوع و خضوع، مقبولیت دعا کی تمنا ذوقِ عقیدت اور آدابِ بندگی کی مقبول کیفیات طاری ہیں۔ اللہ اکبر جہاں کی سرزمین میں اس قدر عبادات اور اذکار ہوں وہاں شیطانی افعال یا غیر اللہ حالات کا قیاس کرنا کیونکر قرینِ عقل ہو سکتا ہے۔ بعد انفراغ معمول، دیوان صاحب واپس سماع خانہ صابری میں مسند نشین ہو گئے ہیں۔ کیفِ سماع سے اہلِ سماع لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ مساجد میں اہلِ ذکر و شغل حضرات نوافل اور اوراد میں مشغول ہیں۔ درگاہ شریف کی چوگرد اچوگردی عمارات میں مشائخ حضرات قیام فرما ہیں۔ بیگمی دالان کے سامنے میدانوں میں قوال حقانی اور وجدانی کلام پڑھ رہے ہیں۔ ۴ بجے قوالی ختم ہو گئی۔ روضہ شریف کا دروازہ کھل گیا۔ زائرین اندر جا کر ارکانِ عقیدت ادا کر رہے ہیں۔ بعض حضرات طواف میں مصروف ہیں۔ خوابیدہ لوگ ضروریات سے فارغ ہو کر نماز کی تیاری کرنے لگے۔ اولیا مسجد میں نوافل ادا ہو رہے ہیں۔ صندل خانہ کی مسجد میں مولانا عبدالرحمٰن عراقی عرب کا وعظ ہو رہا ہے۔ فجر کی نماز ختم ہوتے ہی سلام و مناجات کی صدائیں گونجنے لگیں۔ بہرحال اللہ کے ولی کے دربار میں اللہ والے انوار و برکاتِ الا اللہ سے دامانِ طلب بھر رہے ہیں (یہ ترتیب ۱۶ رجب کی صبح تک بدستور جاری رہتی ہے)۔ اس مجمع میں کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو نماز نہیں پڑھ رہے۔ اکل و شرب کی گڑبڑ یا نیند کے غلبہ میں ہیں لیکن ان کے دلوں میں حضرت خواجہ کی عظمت و محبت جاگزیں ہے۔ اللہ کے ولی کا دربار سمجھ کر اللہ کے ولی کے وسیلے سے کچھ مانگ رہے ہیں اور اپنی اس بدتری و کمتری پر خفیف و شرمسار احساسِ گنہ اور غلط روی سے نادم و خجل ہو رہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ جذبہ اور عزمِ عمل اُن کا اس غازی سے بدرجہا بہتر ہے جو اپنے آپ کو غازی، زاہد و عابد ہونے کے غرور میں غرق کئے ہوئے ہے۔ آج چھٹی شب یعنی عرس مبارک کی خاص رات ہے۔

لوازمات سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ زائرین کے اژدہام کی گرماگرمی اور مشاغل و معمولات کی سرگرمی محافل کی تیاریاں۔ نیاز اور فاتحہ ختم شریف کے انتظامات عقیدت کے جذبات، مرشدان کی خدمات، غرض ہر فرد اپنے ظرف و حوصلے کے مطابق مصروفِ خیر ہے۔ تحصیل فیوض اور حصول مقاصد میں منہمک ہے۔ سیدہ روضہ میں روحانیت جذب کر رہی ہیں، اہل مراد مرادیں مانگ رہے ہیں۔ دست بستہ سائل کشکول بکف فقیر، دوکانوں میں تاجر، مکانوں میں میزبان سب کے سب ایک ہی طلب صادق اور فیضانِ روحانی سے بہرہ ور ہونے کے آرزومند ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہماری بدبختیوں اور نحوستوں کو دور کرنے والے یہی روحانی وسیلے اور واسطے ہیں۔ دعویٰ کیسا تھ کہا جاسکتا ہے کہ جب تک کائنات کے ایک ذرہ میں روح باقی ہے اہل اللہ کی روحانیت اور وحدت کا آوازہ دنیا میں گونجتا رہیگا۔

قل شریف سماع خانہ میں قرآن خوانی ہوکر قوالی ہو رہی ہے قوالی ختم ہوکر کڑکا پڑھا جا رہا ہے۔ قرأتِ قل کے بعد فاتحہ ہوئی دعاء خیر کے بعد دیوان صاحب مزار شریف میں حاضری کو آ رہے ہیں، سلامی کو توپیں چلیں حاضرین ادب سے تعظیماً کھڑے ہوگئے۔ اپنے اپنے مقام پہ ہیں جذباتِ عقیدت لئے ہوئے دامانِ طلب پھیلائے دردمندان پُردرد دعا مانگ رہے ہیں۔ سوز و گداز گریہ و زاری سب پر طاری ہے سیج و صندل کے پیشکش کے بعد دیوان صاحب کی واپسی ہوگئی۔ ظہر کی نماز کے لئے نمازی صف بستہ ہونے لگے۔ حدِ نظر تک چاروں طرف مکانوں کی چھتوں پر، پہاڑوں کی چوٹیوں پر، درختوں کی موٹی شاخوں پر سڑکوں اور دوکانوں پر نمازیوں کے پرے نظر آ رہے ہیں۔ درگاہ شریف سے اسٹیشن تک یہی نظارا ہے۔ اللہ اکبر جس بستی میں ایک نمازی ہوتا ہے تو ساری بستی پر رحمت کا نزول ہوتا ہے اور جس سرزمین پر نمازی ہی نمازی نظر آئیں وہاں کی رحمتوں کا کیا شمار۔ سلامتی والے، ایمان والے، خواجہ کے نام پر دل و جان قربان کرنے والے اہل بصیرت سب کچھ پا رہے ہیں آدابِ طریقت کے ساتھ اظہار نسبت سے معرفت پیدا ہوتی ہے اور معرفت کے آئینہ میں صورت دیکھنے والے اہل عرفان، منزلِ حقیقت پر رسائی پاتے ہیں۔ حضرت عارف بدایونی نے کیا عارفانہ بات کہی ہے ؎

بہر سو رحمتِ نازل بہر سو نعمت شامل ❊ در رحمت گشادہ نہ بروئے زائریں اینجا
بگرد مرقد خواجہ بگرد اے رہرو طیبہ ❊ کنی طوفِ مزارِ پاکِ ختم المرسلیں اینجا
نہ دانی خاک اجمیر از چہ دامن گیرِ دل باشد ❊ بود واقع مزارِ حضرتِ خواجہ معین اینجا

ساری درگاہ میں سکوت طاری ہے۔ نماز شروع ہوگئی۔ تکبیر کے فلک بوس نعروں سے فضا گونج رہی ہے۔ اہل ایمان کے قلوب کی خشیت کا کیا کہنا۔ اغیار کے دل گرز رہے ہیں۔ اقوام غیر کے بیسیار حاضرین فضیلتِ اسلام سے مرعوب و متاثر نظر آ رہے ہیں۔ کیسی اچھی ہے یہ باطنی تبلیغ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَتًا ضَنْکًا۔

انسان کی تخلیق میں جسم و روح دو متضاد چیزیں ہیں اور اس تضاد کو دور کرلینا ہی وصف بندگی ہے۔ آج جسمانی اصلاح و تربیت کا غلبہ ہے لیکن قلب کی کثافت دور کرنے اور روحانی جلا حاصل کرنے کے بہت کم افراد مائل ہیں۔ یہ سب کچھ صحبت کاملین اور خدمت اولیائے صالحین و مزارات بزرگانِ دین کی حضوری میں ہی حاصل ہوتا ہے اور جب یہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں تو اہل عرفان ارباب دل یوں پکارنے لگتے ہیں ؎

کافرِ عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست

خلق می گوید کہ خسرو بُت پرستی می کند
آرے آرے می کنم با خلق عالم کار نیست

قل شریف کے اختتام کے بعد قلندر و مجاذیب فقراء کا گروہ اپنے اپنے مخصوص لباس و انداز میں ڈھائی دن کے جھونپڑے سے روانہ ہوکر چار یاری سے گذر کر درگاہ معلی کا طواف کرتے ہوئے سماع خانہ میں حاضر ہوتا ہے۔ اپنی اپنی وضع کے مطابق کوئی مستانہ نعرا لگاتا ہے۔ کوئی چمٹا بجاتا کوئی سنکھ پھونکتا ہے۔ کوئی سرشار اداؤں سے جھومتا ہے، کوئی روتا ہے، کوئی ہنستا ہے۔ غرض ان اہل باطن کی باطنی رموز اہل باطن ہی سمجھتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بتائیں کیا رخِ خواجہ کا کیا معلوم ہوتا ہے
وہ آئینہ ہے دیکھو خدا معلوم ہوتا ہے

از پیرزادہ سید عشرت حسین معینی اجمیری

جشنِ شاہانہ

خواجۂ اعظم ہند الولی غریب نواز اجمیری کے باوقار مہمانو! آپ کا رشتۂ نیازمندی جو آپکو فیض بار دیارِ اجمیر میں کھینچ کر لایا ہے اور وہ جذبات محبت جو دھولے گنبد کے نورانی منظر سے آپکے دلوں کو تڑپا رہے ہیں۔ اُس کا تقاضہ صرف یہی نہیں ہے کہ آپ آستانۂ معلّی میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی یا نذر و نیاز کی ادائیگی پر ہی اکتفا کریں؛ بلکہ اس روحانی بادشاہ سے ہر نسبت رکھنے والے آثار و شعائر کی زیارت کی برکات سے بھی استفادہ حاصل فرمائیے اور اُن خصوصی معمولات میں بھی شرکت فرمانا جزوِ عقیدت جانیئے جن کا تعلق مراسمِ عرس سے مخصوص ہے۔ اربابِ تحقیق، بزرگانِ کرام اور عقیدتمندان سے پوشیدہ نہیں ہے کہ مشاغلِ ذیل تحصیلِ فیوض کے لئے امتیاز خاص رکھتے ہیں۔

تفصیلاتِ مراسم و مشاغل

خواجہ کا چاند جمادی الثانی کا چاند عام اصلاح میں "خواجہ صاحب کا چاند" کہا جاتا ہے۔ چونکہ اسی ماہ سے زائرین عرس ہند الولی خواجۂ اجمیری کے دربار کے حاضری کی تیاری کر کے روانہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں

پرچم کشائی ۲۵ جمادی الثانی کو صدر دروازہ پر جھنڈا چڑھایا جاتا ہے اور اسی تاریخ سے غسل مزار کی رسم بھی شروع ہو جاتی ہے۔

چاندرات رجب المرجب کا چاند نظر آتے ہی شادیانے بجنے لگتے ہیں اور سلامی کی توپیں چلائی جاتی ہیں۔ جنتی دروازہ کھل جاتا ہے۔ سماع خانہ میں محافل کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

محفل سماع درگاہ شریف میں خصوصی محافل عرس رجب کی پہلی شب سے پانچویں شب تک سماع خانہ میں ہوتی ہیں۔ رات کے ۱۱ بجے کے قریب سجادہ نشین صاحب جن کو عام اصطلاح میں "دیوان حضور غریب نواز" کہتے ہیں مسند سجادگی پر تشریف فرما ہو جاتے ہیں۔ قرأت فاتحہ اور کلمہ خوانی و درود شریف پڑھنے کے بعد قوالی شروع ہو جاتی ہے۔ قریب ۱ بجے سجادہ صاحب اپنے بجائے کسی اپنے حقیقی برادر کو قائم مقام بنا کر روضۂ اقدس میں تشریف لیجا کر غسل مزار شریف کی رسم میں شرکت فرماتے ہیں۔ ما بعد پھر سماع خانہ میں فروکش ہوتے ہیں۔ ۴ بجے صبح کے قریب فاتحہ ہو کر شربت اور پان کے بیڑے تقسیم ہوتے ہیں اور کڑکا (حضور کی مدح مبارک کا قصیدہ) گایا جا کر یہ روح پرور وجد آفریں محفل بابرکت ختم ہوتی ہے۔ "دریساں" میں چائے بھی پلائی جاتی ہے" ۵ رجب تک مذکورہ ترتیب مسلسل جاری رہتی ہے۔

فاتحہ چھٹی شریف ۵ رجب کو بعد نماز ظہر حضور غریب نواز کی خاص خانقاہ شریف (جو سماع خانہ کے عقب میں واقع ہے اور جس کا راستہ سماع خانہ کے اندر سے ہے) میں سجادہ نشین صاحب کی طرف سے چھٹی شریف کی خاص فاتحہ ہوتی ہے۔ اور قوالی کی مجلس کیف آگیں مغرب تک منعقد رہتی ہے۔

قل شریف ۶ رجب المرجب کو دن کے ۶ بجے کے قریب سماع خانہ میں قرآن خوانی شروع ہو جاتی ہے۔ قریب ۱۱ بجے دیوان صاحب مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور قوالی شروع ہو جاتی ہے ۱½ بجے کے قریب فاتحہ ہوتی ہے۔ سجادہ نشین صاحب گنبد مبارک میں فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لیجاتے ہیں۔ سلامی کی توپیں چلتی ہیں۔ عوام پر عرقیات گلاب و کیوڑہ سے قل کا چھینٹا دیا جاتا ہے جس وقت سجادہ صاحب سماع خانہ سے مزار شریف میں جانے کے لئے روانہ ہوتے ہیں اُس وقت رزاقی سلسلے کے فقرا و انہنگ و قلندر مخصوص لباسوں میں ملبوس، مداریہ طبقہ کے ملنگ اور طیفوریہ سلسلے کے گرز و ہتھیار و ماہی مراتب لئے ہوئے مستانہ وار نعرے لگاتے ہوئے سماع خانہ میں سجادہ بوسی کرنے اور گدّی کو چومنے حاضر ہوتے ہیں۔ مزار اقدس سے واپسی پر سجادہ صاحب خانقاہ شریف عقب سماع خانہ میں تشریف لا کر ان فقراء کے گروہ کو دستاریں اور تبرکات عطا فرماتے ہیں اور "دیوان خانہ" جو حویلی دیوان صاحب ہے جا کر متعدداران و عملہ ملازم و دیگر متوسلین و مہمانوں کو انعامات و تبرکات

تبسّم فرماتے ہیں، یہ سب مصارف دیوان صاحب اپنی جیب خاص سے برداشت کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں دفتر درگاہ شریف یا کسی وقف کی آمدنی سے کوئی امداد نہیں ہے۔

غسل خاص

۹ رجب کو صبح ۷ بجے کے قریب مزار اقدس گلاب و کیوڑے کے عرقیات سے مصفا کیا جاتا ہے، تمام درگاہ کا فرش دھویا جاتا ہے۔ اکثر زائرین و مشائخ بڑی بڑی جھاڑو لئے ہوئے جاروب کشی میں مصروف ہوتے ہیں۔ صوفیائے عظام اس دن کو یوم توحید کہتے ہیں کہ سب کے سب بیک رنگ ایک ہی انداز میں مصروف خدمت نظر آتے ہیں۔ ارکاٹ کے دالان میں شہنائی والے نغمات محبت ایسے والہانہ انداز میں بجاتے ہیں کہ ہر فرد کیف و مستی میں مستغرق نظر آتا ہے۔ اور اپنے اپنے جذبات کے مطابق عقیدتمندانہ مظاہرے کرتا ہوا رخصت ہوتا ہے۔

فصیح الشعراء حضرت دعا ڈبائیوی

صولت میاں میں طور ہر اک سروری کے ہیں
واللہ یہ تو فیض کسی اور ہی کے ہیں
شاہان ذی وقار جھکاتے ہیں سر جہاں
یہ جانشین خاص اس ہندالولی کے ہیں

حویلی دیوان صاحب اجمیر شریف کی خصوصیات

بیشتر علماء و مشائخ کے ساتھ ذکر و فکر کی مجالس سرگرم رہتی ہیں۔ گوشہ گیر اور معتکف بزرگوں کے ہمراہ ان کے مشاغل خاص کے اوقات میں دعائیں کیجاتی ہیں۔ عامل حضرات کے عملیات سے استفادہ پہنچایا جاتا ہے نیز بذریعہ تعلیم و اشاعت کے ذریعہ حضور غریب نواز اور دیگر بزرگان کرام کے حالات کی طباعت کا اہتمام ہوتا ہے۔ "دواخانہ چشتیہ (جو حضرت قبلہ دیوان پیرزادہ حکیم سید عنایت حسین صاحب مرحوم کی خاص یادگار ہے اور جسے مشاہیر الاطباء ہند کی مشاورت و ہمدردیاں حاصل ہیں) کے ذریعہ مریضوں کے علاج کے متعلق تشخیص و تجویز اور ادویات رسانی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ غریب فقراء مسافران اور مقیم مہمانان کو طعام لنگر کا پیش کش اور دیگر ضروریات کے متعلق آسائشیں بہم پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے قوالی اور درس تصوف کی مجالس کا وقتاً فوقتاً انعقاد ہوتا رہتا ہے درگاہ شریف کے مراسم کے علاوہ دیگر بزرگان کی نیازیں اور اعراس انکی تواریخ میں کی جاکر تبرک شریف تقسیم ہوتا ہے۔ غسل شریف کا خاص پانی اور مزار مبارک کے پھول و صندل دست بدست دیا جاتا ہے اور ڈاک کے ذریعہ بھی پہنچایا جاتا ہے۔ خصوصی متوسلین کی پریشانیوں اور کامیابیوں کے لیے ختم خوانی و ادعیۂ رحمانی کے پڑھنے کا مخصوص انتظام رہتا ہے، نجوم کی گردشوں میں مبتلا، یا توہم کی گتھیوں میں الجھے ہوئے مستقبل کے حالات کی معلومات چاہنے والوں کے متعلق مشائخ حضرات سے استخارے کرائے جاتے ہیں۔ الغرض ہر سائل کے ساتھ امکانی طور پر پوری پوری ہمدردیوں کا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ یہ سب ادارے بسرپرستی حضرت قبلہ دیوان مولانا سید صولت حسین صاحب موجودہ سجادہ نشین حضور غریب نواز قائم ہیں۔

مخاطب حضرات استفادہ کیلئے پتہ ذیل یاد رکھیں۔

پیرزادہ سید عشرت معینی

حویلی دیوان صاحب

نزد درگاہ حضور خواجہ غریب نواز متصل صدر دروازہ آستانہ شریف۔ اجمیر شریف

فون نمبر ١٠٣

اظہار حقیقت

بحمداللہ کہ میں عرس مبارک حضرت خواجۂ اعظم غریب نواز پر امسال پھر آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کمیٹی اور درگاہ شریف کی زیارت پیش کر رہا ہوں۔

درگاہ کمیٹی مارچ ۱۹۵۶ء میں بنی جس کی پانچ سالہ خدمات کا مختصر تحفۂ تذکرہ پیش خدمت ہے۔

درگاہ معلیٰ کی مالی حالت کا سدھار۔ اخراجات کے سلسلے میں بجٹ کا تقرر۔ مستحقین کی امداد کا انتظام، مرمت درگاہ شریف کی ممکن تکمیل غرباء اور مساکین کے لئے لنگر شریف کا جاری رکھنا غریب بیماروں کے لئے مفت ادویات کی فراہمی اور علاج کی سہولتیں، بیوگان اور مستحق طالب علموں کے ماہانہ وظائف کی ادائیگی، مذہبی مدرسوں کو جاری رکھنا اور انکو ترقی دینے کی جدوجہد، روشنی اور آبرسانی کا اہتمام، مراسم مزار مبارک، محفل سماع، نذر و نیاز۔ گل و صندل پاشی، عرقیات گلاب و کیوڑہ، موم بتی و عطر و لوبان کی بخشش زائرین کی ہنگامی حاضری کے مواقع عرس وغیرہ پر ان کی آسائشوں کے اسباب مہیا کرنا، قناتیں، خیمے لگانا اور اندر کوٹ وغیرہ میں کیمپوں کا قیام، مساجد کے مؤذنوں اور اماموں کی تنخواہیں اور قرآن خواں حفاظ ختم خواں فاتحہ خواں اصحاب کے امدادی وظائف، جاروب کشوں، چوبداروں، نقارچیوں، چپراسیوں اور دفتر کے دیگر ملازمان و سجادہ نشین صاحب کے مشاہرہ ماہانہ کی ادائیگی، حضور خواجہ اعظم کے مشن کی تشہیر و پبلسٹی کی تنظیم، درگاہ کی قدیم و شکستہ عمارات کی از سر نو تعمیر و ترمیم مثلاً تشکیل و ساخت دوکانات گلی لنگر خانہ، آمد و رفت کی آسانیوں کے لئے جدید دروازوں کا بنانا اور سب سے زیادہ اہم کام درگاہ شریف کی ایسی بہت جائدادیں جنکا تخمینہ قریب دس لاکھ کے ہوگا دیگران کے قبضہ کر درگاہ شریف کے قبضہ میں واپس لے لینا ہے اس کے باوجود ابھی بہت سی کوتاہیاں، خامیاں بھی ہیں جس کے دور کرنے کے لئے کمیٹی کوشاں ہے مثلاً طہارت خانوں کی تعمیرات، زائرین کے قیام کے لئے مزید حجروں کی تعمیر وغیرہ وغیرہ۔

درگاہ شریف کی جاگیرداری زمینداری کے خاتمہ کے بعد سے اگرچہ آمدنی اخراجات سے کم چل رہی ہے مگر مفقودہ جائدادوں کو علاوہ۔ بڑی حد تک اس کمی کو پورا کیا ہے، پھر بھی فدایانِ خواجہ اور زائرین آستانہ معلیٰ کے لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ وہ اس بات کا پورا پورا لحاظ فرمائیں کہ ان کی امداد و اعانت اور پاک کمائی کے پیشکش کا مصرف جائز اور صحیح ہو سکے۔

نوٹ:- یہ معلوم ہوکر آپ کو ضرور مسرت ہوگی کہ یہ کتابچہ "غنچۂ خواجہ" جو نمونتاً پیش خدمت کیا جا رہا ہے اسے مستقل صورت دینے کا خیال ہے۔

گزارش

آپ اس جانب اپنی خصوصی توجہات مبذول فرمائیں۔
آپ کی توجہات اور خدمات کا
متمنی

**سید آلِ محمد شاہ ناظم درگاہ معلیٰ پوسٹ بکس نمبر ۳۲
اجمیر شریف**

حضرت ناظم صاحب کی
حسنِ عقیدت، مقبولیت اور توجہات و حسن انتظام
اور
خدمات
لائق تحسین اور قابل مبارکباد ہیں۔
(ناشر)

(از حضرت خواجہ احمد نظامی ایڈیٹر ماہنامہ نظامی دہلی)

نغمۂ دل

وابستگانِ دامن عقیدت ارباب نسبت اہل سلسلہ اور افراد اہل بیت اپنی اپنی قربت و مقام کے لحاظ سے سرکار والا تبار کی عنایات خصوصی کے امین ہوتے چلے آرہے ہیں۔ ارباب تحقیق سے پوشیدہ نہیں کہ حضور سے نسبتی قربت رکھنے والے خاندان ہی مسند سجادگی پر متمکن ہو سکتے ہیں جیسا کہ معین الارواح کے صفحہ ۱۸۱ پر بھی مرقوم ہے "رسم قدیم کے مطابق درگاہ شریف کے دیوان کا اولاد غریب نواز سے ہونا لازمی ہے" اسی اعتبار پر نسبتاً بزرگان ذیشان دیوان حضرت کا سلسلہ چلا آرہا ہے۔

۱۹۴۸ء میں دیوان آل رسول علی خاں صاحب کے پاکستان منتقل ہونے کے بعد معلی القاب عالیجناب شیخ المشائخ حضور محترم پیرزادہ دیوان سید عنایت حسین علی خاں صاحب اس میراث کے وارث قرار پائے۔ ان بزرگ ذیوقار کے فیضان روحانی اور اخلاق انسانی سے ارباب طریقت نے جو کچھ استفادہ حاصل کیا روز روشن کی طرح منور ہے۔

آپ کی بے نفسی بے لوثی منکسر المزاجی، جذبات ہمدردی، خلق و مروت کی بے مثال یادگاریں دلوں میں موجزن ہیں۔ آپ نے وصال سے کچھ عرصہ قبل ہی اپنے فرزند اکبر حضرت محترم پیرزادہ مولانا سید صولت حسین صاحب کو باتفاق رائے مشائخ عظام اور اولیائے خاندان کرام و پنچ حضرات جملہ پنچائیتان شہر اجمیر اپنا جانشین بنا کر اپنی معرفت آگاہی کا ثبوت دیا۔ آپ کی اس ہوشمندی اور روشن ضمیری نے آستانہ معلیٰ کی اس تنظیم کو برقرار رکھا جو اکثر ایسے مواقع پر متزلزل ہو جاتی ہے، چنانچہ حضرت کے وصال کے بعد جناب قبلہ حضرت پیرزادہ مولانا سید صولت حسین صاحب کی جانشینی کا مسئلہ بلا کسی ردوکد کے باسانی حل ہو گیا اور مراسم جانشینی و دستاربندی کے سلسلے میں ارباب نسبت اہل خاندان اور اہل سلسلہ مشائخ حضرات ناظم صاحب اور وابستگانِ کمیٹی درگاہ شریف نے جو روابط محبت و عقیدت برتے ہیں اس سے آپکی مقبولیت اور غریب نواز رح کی شفقت و عنایت کا واضح طور پر اظہار ہو رہا ہے۔ دعا ہے ـ

الٰہی تا جہاں باشد تو باشی
زمین و آسماں باشد تو باشی

حضرت سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین حضور غریب نواز رح کے برادر صغیر پیرزادہ مولوی عشرت میاں صاحب اپنے برادر معظم کی عظمت و احترام کا لحاظ رکھتے ہوئے دوش بدوش خدمات خانقاہی کی انجام دہی کا اہم فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اُن کے صغیر سن برادران زیر تعلیم ہیں۔

ان سب افراد خاندان کی نگہداشت اور مصروفیات خانگی کی ذمہ دارانہ تکمیل جس خوش اسلوبی سے حضرت سید صولت حسین صاحب فرما رہے ہیں اُسے واقف کار حضرات بخوبی جان سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی جذبہ کے تحت عشرت میاں صاحب کے رشتہ کتخدائی میں جس حسن و خوبی اور اولوالعزمی سے فراخدلی اور حوصلہ و ایثار کا مظاہرہ فرمایا ہے وہ اس حد تک الفاظ میں قطعی ادا نہیں ہو سکتا کہ جس حد تک اہل نظر نے بچشم خود دیکھ کر محسوس کیا ہوگا۔

بہر حال میں ان حضرات کے لئے جو نظروں سے دور لیکن دل سے قریب رہ کر اس تقریب کی تفصیل کی معلومات کے لئے بے چین ہیں۔ نیز جملہ محبان غریب نواز اور وابستگان سجادہ نشین صاحب کی خدمت میں یہ مجموعہ پیش ہے۔

(از حضرت علامہ حسین ضیائی)

شہ انبیا کی نگاہوں کے جبین
علی اور حسنین کے نور عین
کہوں کیوں نہ یہ — آج میں شان سے
—۵۲۴—
ہیں خواجہ کے دیوان صولت حسین

۵۲۴ + ۱۴۳۵ = ۱۹۵۹ء

Scanned with CamScanner

از خواجہ راشد نظامی

قدرت نے انسانی زندگی کی ازدواجی منزل کے رشتہ کا رابطہ اختیارات انسانی کی تمام حدوں سے بالکل علیحدہ رکھا ہے. بظاہر انسان کی ظاہری کوششوں اور کاوشوں پر لوگ محمول کرسکتے ہیں لیکن اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو دل کی آواز اس امر پر گواہ ہوگی کہ اس رمز سے مشیت کے ماسوا سب کو لاعلمی رہتی ہے. آن واحد میں اسباب ایک دوسرے کو ازدواجی بندھن میں باندھ کر مفروضات زوجین سے منسلک کر دیتے ہیں. چنانچہ اسی دستور کے تحت حضرت سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین حضور غریب نواز اجمیری رح نے سفر دہلی کے سلسلہ میں حضرت مولانا پیر ضامن نظامی صاحب سجادہ نشین بارگاہ عالیجاہ حضور سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رح سے عشرت میاں صاحب کے رشتہ کی فکر کا اظہار کیا اور انہوں نے بسیار خاندانوں اور مقاموں سے روشناس کرتے ہوئے "ہندوستان" کے مشہور و ممتاز بزرگ حضرت خواجہ خانون صاحب چشتی علی تاج غریب نواز ناگوری شاہ ولایت گوالیاری کے نسبی و روحانی جانشین خواجہ ناظر نظامی صاحب کی دختر سے رشتہ ہوجانیکا خیال ظاہر فرمایا. حسن اتفاق کہ خواجہ ناظر صاحب کو بھی جدی طور پر حضرت غریب نواز رح کے جانشین خواجہ حسین ناگوری صاحب رح سے نسبی قربت کا شرف حاصل ہے. پس مابین پیام و مراسلت کے بعد اس رشتہ کی تکمیل ہوگئی.

مشیت کی رضا جس کار میں خود کار فرما ہو
بھلا کیونکر نہ پھر اس کام کی تکمیل ہو جائے

چنانچہ بتاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز سنیچر ۱ بجے دن سرزمین گوالیار کو حضرت محترم شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین سجادہ نشین حضور خواجۂ اعظم ہند الولی غریب نواز اجمیری رح نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت بخشی آپ کے ہمراہ آپ کی والدہ صاحبہ اور پیر چشتی مولانا شاہ ولی اللہ شاہ حسینی صاحب سجادہ نشین چشتی چمن آستانہ حضرت وطن حیدر آباد دکن اور چھوٹے برادران و صاحبزادگان و ملازمان وغیرہ بھی تھے. گوالیار اسٹیشن پر جو سرشار عقیدت میخوار بادہ چشت خواجہ ناظر نظامی سجادہ نشین حضرت خواجہ خانون چشتی نظامی شاہ ولایت گوالیار نے معہ معززین شہر کثیر خلوص و احترام سے استقبال کیا اور موٹروں سے آستانہ شریف تک لائے. حضرت قبلہ شیخ المشائخ دیوان سید عنایت حسین صاحب مرحوم کے مرید خاص عبدالوحید صاحب ٹھیکیدار ساکن دولت گنج لشکر نے بھی لوازمات عقیدت کا خلوص و محبت کے ساتھ مظاہرا کیا. اتوار کو ٹھیک ۴ بجے رسم امام ضامن کی تکمیل کی گئی. پیر کے دن شہر دیکھا اولیائے گوالیار کے مزارات پر حاضری دی اور منگل کو صبح بذریعہ موٹر واپسی ہوئی. اگرچہ ایسے دور دراز مقامات کے مراسم میں "رسم البدل" تحفہ رسانی سے بھی ہوسکتی تھی. مگر دیوان صاحب کی والدہ صاحبہ کے جذبات و ارمان نے گوالیار والوں کو اجمیر آکر اس رسم کی ادائیگی کے لئے مجبور کیا. پس مطابق پروگرام ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء بروز شنبہ فخر المشائخ الحاج خواجہ حمیدالدین شاہ صاحب والد محترم خواجہ ناظر نظامی صاحب معہ بیگم خواجہ ناظر نظامی اور پسران و دختران و ملازمان اور عقیدتمندان کے اجمیر شریف پہنچے اور ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو سہ پہر عشرت میاں صاحب کے امام ضامن باندھا.

رؤسا شہر. متوسلین آستانہ عالیہ حکام و آفیسران کا حویلی دیوان صاحب میں خاصہ مجمع تھا. بالخصوص جناب ہری بھاؤ جی اپادھیا وزیر خزانہ راجستھان اور جناب ٹی این چترویدی کلکٹر اجمیر. جناب سید آل محمد شاہ صاحب ناظم درگاہ شریف کی خصوصی توجہات نے اس مجلس کو بیش بیش رونق بخشی تھی. عشرت میاں صاحب جب اندر سے باہر دولہا بنتے ہوئے آئے تو اہل محبت کی نگاہوں نے بلائیں لیں اور بحر اخلاص قلوب میں مسرت کی لہریں دوڑنے لگیں. نوبت خانہ میں شہنائیاں ترانہ عشرت سنانے لگیں. قوالوں نے مبارکباد کے نغمات گائے. شعراء نے تہنیت نامے پیش کئے اور جملہ اہل محبت حاضر الوقت حضرات نے ربط الفت کے گل و غنچوں کے نذرانے گذارے ——— ۳ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ مطابق ۲۴ اکتوبر عقد نکاح کی تاریخ مقرر ہوئی. ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ۷½ بجے کی ٹرین سے گوالیار سے آئے ہوئے مہمانوں کی واپسی ہوگی. بتحریک عالیجناب حضرت محترم پیر چشتی مولانا سید ولی اللہ شاہ صاحب حسینی سجادہ نشین درگاہ حضرت وطن چشتی چمن حیدر آباد دکن حسب ذیل شادی کمیٹی ترتیب پائی.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواجۂ خواجگان خواجۂ اعظم معین الدین حسن سنجری چشتی قدس سرہٗ

از دفتر ریسپشن کمیٹی۔ اجمیر شریف حویلی دیوان صاحب — مورخہ . . . سنہ ۱۹۶۰ء

جناب محترم! تسلیم۔ دعوت نامہ شادی ارسال خدمت ہے۔ حضور خواجۂ اعظم غریب نواز سے عقیدت و نسبت اور حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ حضرت مولانا سید عنایت حسین علی خاں علیہ الرحمۃ سے آپکو جو محبت ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ اس تقریب سعید میں ضرور شرکت فرمائیں۔ ہمارے لئے موجب سہولت ہے کہ آپ اپنی آمد کی اطلاع قبل از قبل دیں۔ تاکہ دلہن والوں کو انتظام میں آسانی ہو سکے؛ چونکہ بارات اجمیر شریف سے یکم جمادی الاوّل مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء بوقت سہ پہر ذریعہ کار گوالیار روانہ ہوگی اور خطبۂ نکاح ۳ جمادی الاوّل مطابق ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء بعد عصر ہوگا۔ چونکہ دعوتی مختلف ریاستوں اور مقامات سے تشریف لا رہے ہیں اسلئے مکرر گذارش ہے کہ تاریخ آمد سے فوراً ہی ریسپشن کمیٹی کو مطلع فرمائیں۔

منجانب ریسپشن کمیٹی

(۱) صدر نشین۔ آنریبل ہری بھاؤ جی اوپادھیا، وزیر خزانہ ریاست راجستھان	(اجے پور)
(۲) نائب صدر۔ مولانا پیر چشتی سید ولی اللہ حسینی شاہ صاحب	(حیدر آباد آندھرا)
(۳) مشیر۔ جناب مولوی حاجی سید عباس علی صاحب	(اجمیر شریف)
(۴) رکن۔ جناب مولانا صاحبزادہ سید تقدس حسین صاحب معینی	(اجمیر شریف)
(۵) " جناب پیرضا حسن نظامی صاحب چشتی	(دہلی)
(۶) " جناب صاحبزادہ محمد مستحسن فاروقی صاحب صابری چشتی	(دہلی)
(۷) " جناب شیام سندر جی ڈیڈوانیہ ایڈوکیٹ	(اجمیر شریف)
(۸) " جناب مولانا شاہ صابر حسین صاحب صابری چشتی	(دہلی)
(۹) " جناب ادم پرکاش جی دید صاحب	(اجمیر شریف)
(۱۰) " جناب مولانا خلیق الرحمٰن صاحب	(کلکتہ)

جواب کا منتظر: پیرزادہ سید ہدایت حسین معینی۔ حویلی دیوان صاحب۔ اجمیر شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیرزادہ خواجہ سید محمد مدنی نظامی دہلوی

سرزمین گوالیار میں ساڑھے چار سو سال پہلے سے خانقاہ خانونی کے ذریعہ چشتی نظامی فیضان کا ڈنکا بج رہا ہے، حضرت خواجہ خانون صاحب شاہ ولایت گوالیاری کا ننھیالی تعلق صوفی حمید الدین ناگوری سے وابستہ ہے اور دیوان سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین حضور غریب نواز رح کے مورثِ اعلےٰ خواجہ حسین ناگوری بھی ان سے قریبی نسبت رکھتے ہیں۔

آپ کا عرس مبارک ۲۷ ربیع الثانی سے ۳ جمادی الاول تک بڑی دھوم سے منایا جاتا ہے۔ پارٹیشن کے بعد حالات کی تبدیلی سے خواجہ ناظر نظامی صاحب ظاہری حالت سے بے حد کمزور ہوگئے مگر باطنی اطمینان اور توکل علی اللہ کی نسبت جس قدر بلند ہوئی وہ آستانہ عالیہ کی رونق عرس شریف کا بلند پایہ اہتمام اور آداب مشاغل محافل سماع کی مجالس کی ترتیب بے شمار حاضرین کو لنگر شریف کی عام تقسیم۔ لاتعداد بیرونی مہمانوں کے طعام و قیام کا معقول انتظام اور زادِ راہ کا شایان شان پیش کش قوالی میں فراخدلی کے ساتھ نذرات کا معمول دیکھ کر آج کل کی دنیا کے معاشی کشمکش میں مبتلا حضرات روحانی اکرام سے ممنون کرتے ہیں۔

اسی غلبۂ عقیدت کے تحت شادی کی رسم دوران عرس میں ہی ادا کی جانا تجویز ہوا تھا۔ ۲ جمادی الاول عرس مبارک کی دوسری مجلس خاص کے دن شام کو بارات اجمیر شریف سے بس کے ذریعہ پہنچی مخصوص حضرات مختلف اوقات میں ٹرین سے بھی پہنچے۔ درگاہ شریف کی آرائش بازار کا سجاوٹ۔ نقار خانہ کی شہنائیاں، اور آستانہ معلیٰ کی جاں گداز قوالیاں قلوب میں کیف و سرور پیدا کر رہے تھے درگاہ شریف سے دور گوالیار اسٹیشن کے نزدیک، اشوک ہوٹل کے نزدیک بالائی منزل کے ۱۶ کمرے بارات کے قیام کے لئے مخصوص کئے گئے تھے اور گرانڈ ہوٹل کے نفیس اسپشل روم بھی خصوصی مہمانوں کے لئے ریزرو تھے۔ مہمان نوازی کا شاندار اہتمام یہاں تک تھا کہ ہر ضرورت کی چیز کی فرمائش زبان سے نکلتے ہی مہیا ہوجاتی تھی لذیذ اور مکلف کھانے اور سیر و تفریح کے لئے موٹر کاریں۔ خدمات کے لئے مہذب اور ذی فہم افراد کی موجودگی نے حسن انتظام کا وہ منظر پیش کیا جو بڑے بڑے رئیسوں اور نوابوں کی تقاریب میں نظر نہ آیا۔ ایسی تقاریب میں اکثر پروگرام میں اوقات کا لحاظ بھی کم رہتا ہے مگر کسی کام میں وقت کی کوئی تاخیر نہیں ہوئی۔ بہت زیادہ شادیوں میں دولہن والوں کے یہاں دولہا والوں سے تلک جوگ وغیرہ کے مصارف کرائے جاتے ہیں۔ مگر اس تقریب میں خواجہ ناظر نظامی صاحب کی بے لوثی اور غلبۂ عقیدت نے سب کچھ اس کے برعکس کیا۔ ۳۰ اکتوبر کو معزز مہمانوں نے غسل مبارک اور قل شریف کی مجلس میں آداب سماع کی پابندیوں اور فیضان عرس کی برکتوں میں شرکت کی۔ اجمیر شریف کے آستانہ عالیہ کے حاضروں کے حفظ و مراتب کا لحاظ رکھ کر وابستگان خانقاہِ خانونی نے سب کی نسبتوں کا احترام کیا۔ قل شریف کی فاتحہ کے بعد حضرت مولانا زید سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر نقشبندی علیہ الرحمہ نے بڑی پاکیزہ اور پرمغز تقریر فرماتے ہوئے آستانہ خانونی کے عرس کی تنظیم اور سماع کی روح پرور باادب مجالس کے متعلق اظہار مسرت کیا۔ عبدالوحید ٹھیکیدار صاحب نے ہار پھول بڑے کروفر اور بینڈ باجے ساتھ لے جا کر پہنائے۔

حسب پروگرام بارات کا جلوس اسٹیشن سے روانہ ہوکر ٹھیک ۴ بجے درگاہ خانونی میں پہنچا۔ دروازہ پر خواجہ ناظر نظامی صاحب کے ساتھ حضرت پیر ضامن نظامی دہلوی صاحب سجادہ نشین حضرت محبوب الٰہی دہلوی۔ مولانا خلیق الرحمٰن صاحب سجادہ نشین کلکتہ حکیم برہان الدین صاحب کلکتہ وغیرہ نے اور خسر محمد خاں صاحب

سابق ایس پی صدر شادی کمیٹی گوالیار نے مع جملہ معزز ساتھیوں کے استقبال کیا اور سماع خانہ میں شادی کی رنگین نشست جم گئی۔ سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین غریب نواز نے شایان شان چڑھاوے کے جوڑے اور طلائی زیورات میوے اور مٹھائی، لڈوؤں کے تھال دیدہ زیب انداز میں پیش کئے۔ حضرت پیر ضامن نظامی صاحب مدظلہ نے خطبہ نکاح پڑھا۔ خرمے اور لڈو تقسیم ہوئے۔ بڑی تعداد میں حاضرین کا اجتماع تھا۔ شعراء اور معززین نے تہنیت نامے سہرے قصیدے اور مبارکبادیاں پڑھیں قوالوں نے شادیانہ شاہانہ بندڑا۔ اور ہریالا بنا گاکر اجمیری دولھا اور خانونی دُلہن کے ساز ملائے اور محبت بھرے نغمات سنائے۔ درمیان میں نماز مغرب ادا کرنے کے بعد نماز عشا تک یہ مجلس منعقد رہی۔ خواجہ ناظر نظامی صاحب مٹھیوں میں روپے بھر بھر کر دولھا پر نچھاور کرتے اور بزرگوں کی خدمت میں نذورات گذرانتے۔ خواجہ ناظر نظامی صاحب کے والد محترم الحاج فخر المشائخ خواجہ سید حمید الدین شاہ صاحب مدظلہٗ اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں۔ آپ کو مسلک طریقت کی معراج نصیب ہے۔ اور آپ ہمہ وقت جذبات الوہیت سے مغلوب و مستغرق رہتے ہیں۔ آپ نے بھی دولہا پر سے سو سو روپے کے نوٹ نچھاور کئے اور مسلسل جملہ بزرگان کو نذورات گذرائیں۔

بعد عشا رخصتی ہو کر دُلہن بارات کیمپ میں آ پہونچی۔

خواجہ ناظر نظامی صاحب نے بیش قیمت جہیز دیا۔ طلائی زیورات کے ڈبل سیٹ چاندی کے ظروف اور چینی کے سیٹ۔ تانبے کے بھاری برتن۔ فرنیچر کے مکمل سیٹ مسہری الماریاں صوفہ سیٹ، ڈنر سیٹ وغیرہ۔ بہت ہی نایاب اور زریں کامدار جوڑے دولہا کی ضروریات اور آسایش و آرایش کے متعلق جاذب نظر اشیا سلامی کی گرانقدر رقم۔ اور دولہا کے متعلقین کو پہناؤنی کے جوڑے دیئے۔ اور اپنے یہاں کے آمدہ مہمانوں کے سفر کے مصارف کی ادائیگی بھی کی۔ یوں تو ہر روز کھانوں میں انواع و اقسام کے طعام کا اہتمام تھا مگر شادی والے دن کی دعوت خاص میں مزید در مزید خصوصیات تھیں۔ ۲۵ رکو صبح ۵ بجے باراتیوں کو ناشتہ تیار ملا۔ اور ٹھیک ۶ بجے بارات مع دولہن کے اجمیر شریف واپس ہوگئی۔ ۲۹ راکتوبر ۱۹۶۰ء کو اجمیر شریف میں دعوت ولیمہ کا اہتمام تھا۔ اجمیر کے معززین اور اعزا و احباب کے علاوہ گوالیار سے خواجہ ناظر نظامی صاحب نے بھی بہت سے افراد کے ساتھ پُرخلوص شرکت کی ــــــ ۲۶ راکتوبر کو مع دولھا دُلہن اور اُن کی والدہ کے گوالیار واپس گئے۔ گوالیار پہونچ کر رسم چوتھی ادا ہوئی۔ جمعرات کے دن عشرت میاں صاحب نے آستانہ خانونی میں روابط عقیدت کا نذرانہ گذرانا چادر چڑھانے کے بعد سماع کی مجلس میں کیف روحانی کا سرور حاصل کیا۔ اور قوالی میں کافی روپئے نذر کئے اور خدام کو انعامات بانٹے۔

اتوار کے دن درگاہ خانونی کے سررشتہ سجادگی کے اراکین و کارکنان و دیگر خصوصی عقیدتمندان نے عشرت میاں صاحب کے اعزاز میں برائے تعارف ٹی پارٹی دی اور پُرخلوص انداز میں ہار پھول پہنائے اور نذورات گذرائیں۔ یہ مجلس اپنی نوعیت میں خاص تھی۔

از فصیح الشعراء حضرت دُعا گوالیاری

صولت میاں کے سر پہ ولایت کا تاج ہے
ان کے ہی دم سے چشت کے گلشن کی لاج ہے
ناظرؔ غلط نہیں یہ حقیقت کی بات ہے
دونوں جہاں میں سنجری خواجہ کا راج ہے

صولت میاں معین جہاں فخر چشتیاں
مشکل کشا و رہبر و مسازِ بے کساں
ہند الولی کی مسندِ ذیشان کے مکیں
اہل نظر کے قبلہ و کعبہ ہیں بے گماں

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شادی نامہ

برتوئی محفلِ شاہانہ مبارک باشد —— ساقیا بادۂ پیمانہ مبارک باشد

ظہورِ عالم دراصل اُس لازوال آفتابِ محبت کی کرنیں ہیں جو کہ ازل میں کُنتُ کنزاً مخفیاً کے روپ میں جلوہ ریزی کیلئے مضطرب تھیں اور جنہوں نے برقِ کُن کے ذریعے کائنات کے جلوؤں میں روپ دھارن کیا۔ اور جو ہر ذرۂ کائنات کے قلب میں ارمانِ وصل لئے روپوش ہیں۔ دیدۂ وا ہو تو دیکھو۔ گوشِ ہوش رکھتے ہو تو سنو۔ سازِ الست بج رہا ہے جس سے محبت کی بنسریاں سُر ملا رہی ہیں۔ اور جس کے پُر کیف و سرور آگیں نغموں سے عاشق و معشوق محبت کی پینگیں بڑھا رہے ہیں۔ ہر ایک طالب بھی ہے اور ہر ایک مطلوب۔ پس کس کو عاشق کہیں اور کس کو معشوق۔ کس کو ساز کہیں، اور کس کو مضراب۔ کس کو جلوہ کہیں اور کس کو جلوہ گر۔ اس منزل میں پہنچ کر فکرِ نارسا اور عقل حیران کیا کرے جبکہ خود حضرت ولی اللہ رح فرما رہے ہیں۔

من ندانم بادہ ام یا بادہ را پیمانہ ام — عاشقِ شوریدہ ام یا عشق یا جانانہ ام
مبتلائے حیرتم جاں گو بمیرت یا جانِ جان — اصطلاحِ شوق بسیار است و من دیوانہ ام
اے امین بر سینتم نام نخند تہمت است — در ازل پیش از زماں تعمیر شد میخانہ ام

بہرحال حقائق کچھ سہی۔ لیکن اس جہانِ فانی میں نظامِ قدرت کے تحت زوجین کا رابطۂ حیات اُس جہانِ باقی کے رابطے مضبوط کرنے کیلئے بطور ٹریننگ کے عمل میں لایا گیا ہے۔ یعنی جس طرح اور جس انداز سے تم (زوجین) آپس میں جگری محبت قائم کرتے ہو اُسی طور سے معشوقِ حقیقی سے رابطۂ محبت قائم کر لو تو مشاہدۂ جانانہ اور اُسکے وصلِ حقیقی و ابدی کا لطف اُٹھاؤ کہ جسکے مقابلہ میں بنیادی رابطے اور اسکے عیش و نشاط ہیچ ہیں۔ ہر ذی روح کو حیاتِ مستعار میں اس منزل سے گزرنا ہوتا ہے لیکن درسِ عبرت بہت ہی کم حاصل کرتے ہیں۔ خدا کرے آج کے طالب و مطلوب یعنی صاحبزادہ عشرت میاں سلمہٗ، برادر حضرت سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین حضور خواجہ اعظم رح اجمیری اور صاحبزادی دختر جناب خواجہ ناظر نظامی صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ ولایت گوالیاری رح۔ اس مبارک و مسعود رابطۂ حیات کو جو آج اس مقدس بارگاہ خانونی کے محفل خانہ میں اور ہندوستان کے دو نجیب الطرفین خانوادوں کے مابین منعقد ہوا ہے اس رابطۂ حیات سے مزین فرمائیں کہ جس کو دولہن کے مورثِ اعلیٰ حضرت خواجہ خانون چشتی نظامی اور دولہا کے مورثِ اعلیٰ حضرت سلطان الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری اور ان دونوں حضرات کے دُعاگو اس حقیر و پر تقصیر کے ماویٰ و ملجا جدنا و سیدنا حضرت سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی بخاری بدایونی ثم الدہلوی نے اپنی عملی زندگی میں پیش کیا تھا۔ میری دلی دعا ہے کہ:۔

الٰہی یہ دونوں محبتِ حق سے سرشار ہو کر اس جلوہ گاہِ ناز کی بہاریں دیکھیں جسکو خزاں نہیں
الٰہی یہ دونوں ہر معاملہ میں صبر و شکر اور تسلیم و رضا کو شیوہ بنائیں۔
الٰہی یہ دونوں ازدواجی زندگی میں اسوۂ حسنۂ رسول اللہ پر عمل کریں۔
الٰہی یہ دونوں زندگی کے زیر و بم میں حضرت فاطمۃ الزہرا اور علی شیرِ خدا کی شانیں قائم کر سکیں
الٰہی یہ دونوں چمنستانِ چشتیہ نظامیہ سے گلہائے عقیدت چن کر اپنے دامنِ مراد بھر لیں
الٰہی ان دونوں سے خانوادۂ حسینی و خانونی کا ایسا چراغ روشن ہو کہ جو بزمِ جہاں کی تاریکی کو دور کر دے اور اسلاف کی ناموری کا باعث ہو

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نذر گزار:۔ **ضامن نظامی**

ناشر:۔ خواجہ محمد نظامی خلف اکبر حضرت خواجہ پیر ضامن نظامی سید بخاری قبلہ مدظلہ جدی وارث و جانشین حضرت سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ نئی دہلی

Scanned with CamScanner

قطعات تہنیت و نظم مبارکباد مشتمل بر ساقی نامہ

بتقریب شادی خانہ آبادی صاحب زادہ عشرت حسین صاحب ——— اجمیری

منعقدہ ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۶۰ء

فصیح الشعراء از حضرت دعا ڈبائیوی

خانۂ دِل کو نئے جلووں سے آبادی ملی
حسرتیں برآئیں ارمانوں کو آزادی ملی

حضرت صولت بھی خوش ہیں ضامن و ناظر بھی شاد
شاہ زادے کو بفیض خواجہ شہزادی ملی

دیگر

گوا ایاردالوں کی کیا شان گرامی ہو گئی!
چشم لطف حضرت ضامن نظامی ہو گئی

زیر ظلِ خواجۂ اجمیر تھے مدت سے ہم
آج بالکل مستند اپنی غلامی ہو گئی

"ساقی نامہ"

ساقی اٹھا ابر مئے خوش گوار لا
مئے خوار ترے لطف و کرم کے شمار لا

کب تک یوں ہی کریں گے تیرا انتظار برملا
وہ آگئی وہ آگئی تازہ بہار لا...

لیکن یہ سوچ لے کہ نیا اہتمام ہو
اجمیر کی شراب ہو دلی کا جام ہو

تو جانتا ہے میری طبیعت غیور ہے
تنہائیوں یہ پاس مروت سے دور ہے

مے خانہ میں ہر ایک کی خاطر ضرور ہے
سب کو پلا دے بخشنے والا غفور ہے

دے مژدہ نشاطِ دلِ تلخ کام کو
ساقی حلال آج بتا دے حرام کو

اب کس کا انتظار ہے ساقی شراب لا
دل سخت بے قرار ہے ساقی شراب لا

چاروں طرف بہار ہے ساقی شراب لا
تو تو پرانا یار ہے ساقی شراب لا

پی کر شراب کام نرالا دکھاؤں گا
عرش بریں کا حال زمیں پہ سناؤں گا

ساقی کی چشم فیض سے لے حضرتِ دعا
دریا دلی کا آج تماشا دکھا دیا!

مئے خانہ کھل رہا ہے شہنشاہِ ہند کا
اب کچھ پیو پلاؤ تو آئے ذرا مزا.....

یہ نظم نو ہے اسے پڑھ لیجئے
سہرا ثنا کے لوگوں کو مسرور کیجئے

"سہرا"

چہرۂ عشرت کچھ ایسا جلوہ گر سہرے میں ہے
ساری دنیا کو یہ دھوکا ہے قمر سہرے میں ہے

چہرۂ نوشاہ پر پھولوں کا یہ سہرا نہیں
اک قمر ہے آسماں پر اک قمر سہرے میں ہے

آج دو دل ملنے والے ہیں وفورِ شوق میں!
خود محبت ہے محبت کا اثر سہرے میں ہے!

چہرۂ نوشاہ پر سب کی نگاہیں جم گئیں
کس قیامت کی کشش اک ہاتھ بھر سہرے میں ہے

سارے احباب اعزہ کو مبارک یہ خوشی!
آرزو سب کی جلوہ گر سہرے میں ہے

باغ عالم میں پھلیں پھولیں گے نوشاہ و عروس
گوش شنوا ہے تو یہ ساری خبر سہرے میں ہے

حضرت ناظر نظامی کی دعائیں ساتھ رہیں
دادا دادی کی محبت کا اثر سہرے میں ہے

جگمگا اٹھی ہے ساری بزم فیض نور سے
روشنی ماہ تاباں سر بسر سہرے میں ہے

خوش نصیبی سے ملا کرتا ہے ایسا جوڑ بھی!
سنجری کے فیض غیبی کا اثر سہرے میں ہے

دلی و اجمیر و شکر آج باہم ہو گئے
دیکھ لو سب کی محبت جلوہ گر سہرے میں ہے

میں غلام آستان خواجہ خانون ہوں
اے دعا میری عقیدت کا اثر سہرے میں ہے

Scanned with CamScanner

نظم تہنیت

بتقریب سعید شادی دختر نیک اختر۔ خواجہ ناظر نظامی صاحب سجادہ نشین شاہ ولایت گوالیاری

منجانب

پنڈت مہاراج نارائن ڈر صاحب۔ گوالیاری ملقب "خادم خواجہ"

آج کیسی دھوم ہے کیوں شادماں ہیں مرد و زن
چہچہے کیوں کر رہے ہیں نغمہ سنجان چمن!
کیوں عروسانِ چمن پر ہے یہ پھولوں کی پھبن
ساڑیاں ہوں جیسے رنگا رنگ کی زیب بدن!
رُوح افزا آج یہہ ساری زمین ہے کس لئے
جانفزا موجِ نسیم عنبریں ہے کس لئے
آج کیوں ایسی خوشی ہے ایسی ہو فرحت جابجا
کھل رہی ہو کس لئے غنچوں کی صورت جابجا
بچھ رہی ہے کیوں بساطِ عیش و عشرت جابجا
سب کے چہروں سے عیاں ہو کیوں مسرت جابجا
کیوں عزیزوں میں مبارکبادیوں کا شور ہے
کیوں زبانِ شاعروں پر تہنت کا زور ہے

گوشِ دل سے سُن ذرا اے ڈر تو یہ رنگین پیام
درگہِ خاتون جنتی کا ہے تو ادنیٰ غلام
ان کے سجادہ نشین کی دخترِ با احترام
بن کے دلہن ہو رہی ہے زندگی میں شادکام
خواجۂ ہندالولی کے لاڈلے دولہا بنے
بھائی سجادہ نشین کے لاڈلے دولہا بنے
حضرت صولت میاں شیخ المشائخ جانشین
بھائی عشرت کو بنا کر لائے ہیں دولہا حسین
شادماں مسرور ہیں اہل محبت بالیقین
یہ دعا مقبول ہو ڈر کی اللہ العالمین
خواجگانِ چشت کا اِن پر سدا سایہ رہے
شان و شوکت میں نہ کوئی ان کا ہم پایہ رہے

از فصیح الشعراء حضرت دعا گوالیاری

ہو مبارک ہاتھ میں دُنیا کی دولت آ گئی۔ —— سب کو جس نعمت کی حسرت تھی وہ نعمت آ گئی۔
یہ خدیجہ ہے شہنشاہِ ولایت کا کرم —— لطف سے ہندالولی کے گھر میں عشرت آ گئی

Scanned with CamScanner

از حضرت علی احمد خاں صاحب اُفق گوالیاری

مُدعائے دل

سر پہ چھائی ہوئی اللہ کی رحمت دیکھو
سرورِ کون و مکاں کی یہ عنایت دیکھو

تمکو مخجتلے ہے شہ ہند کی نسبت کا شرف
حضرت خواجۂ خاتون کی شفقت دیکھو

باپ ماں دادی و دادی کی ہدایت کے تحت
اہلِ خُسرال کی ہنستی ہوئی صورت دیکھو!

شادماں ساس رہیں خوش رہیں صابی بیگم
مہرباں اپنی طرف چہرۂ صولت دیکھو

ہے دعا نازکی اللہ سے خدیجہ بی بی
پھولتا پھلتا سدا غنچۂ عشرت دیکھو!

از حضرت مولانا ابو سعید خلیق الرحمن ایم۔ اے
جنرل سکریٹری صوبہ بنگال و سجادہ نشین درگاہ مہر علی شاہ صاحب کلکتہ

نظمِ تہنیت

مرحبا از جود و فضلِ خواجۂ کُل خواجگان
جشنِ شادی منعقد شد بر زمین و آسمان

دخترِ ناظر شد منسوب با عشرت میاں
ایں نوید و داستان است بحر ہر پیر و جواں

شاد گشتند حضرتِ صولت حسین محترم
باعثِ رحمت شمرؔ صورت ایں بے گماں

پیرِ ضامن شادمان و خوش شدند اہلِ طرب
در مسرت قدسیاں شاہ ولی شادی کناں

میکشاں در وجد و مستی اصفیا در حالِ قار
گردشِ پیمانہ دارد ساقیٔ عشرت نشاں!

غنچۂ عشرت شود دائم شگفتہ پُر بہار
ایں دعا مقبول یا رب از سعیدِ گل فشاں

"سہرا"

بتقریبِ شادی واجب الاحترام جناب شاہ سید عشرت حسین یعنی برادر شیخ المشائخ فخر العارفین عالیجناب دیوان سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ غریب نواز اجمیر شریف

پیش کردہ: انور صابری صاحب

منجانب حضرت شاہ اعجاز احمد صاحب سجادہ نشین درگاہ مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابری کلیری!

حریفِ باغِ رضواں عبرتِ خُلد بریں سہرا
رُخِ "عشرت" مجسم دلکشا ہے نازنین سہرا

قسم ہے خواجہ اجمیر کے فیضانِ کامل کی
"عنایت" سے خدا کی بن گیا حسن آفریں سہرا

دلہن فیض نگاہِ حضرتِ خاتونِ چشتی ہیں!
سرِ نوشاہ پر ہے مرکزِ لطفِ معینِ سہرا

نشاطِ زندگی ہے والدہ اور نانی کی خاطر
دلِ "صولت" کی راحت کا ہے سرتاپا امیں سہرا

"ہدایت" سے سعادت کہہ رہے ہیں آج خوش ہو کر
ہے برکاتِ شہِ کونین کا نورِ جبیں سہرا

غیاث و طلعت و شہباز و محمود کی نظروں میں!
پیامِ نسبتِ عرفاں ہے جانِ عارفیں سہرا

میسر ہیں بہاریں عارضِ گلشن ندا ماں کی!
خدا رکھے نہ کیوں ہو ہم جمال و ہمنشیں سہرا

نہ کیوں شامل ہو حسنِ فکر و فن سہرے کے شعروں میں
حسین محفل حسین دولہا حسین دلہن حسین سہرا

دعا سجادگانِ صابری کی لب پہ ہے انور
نہ مرجھائے قیامت تک الٰہ العالمین سہرا

از صابر اجمیری:-

"سہرا"

در شادی سید عشرت حسین صاحب قبلہ برادر سجادہ نشین حضرت غریب نواز اجمیرؒ۔

جو نوشہ فضلِ رب العالمیں معلوم ہوتا ہے
تو سہرا لطفِ ختم المرسلیں معلوم ہوتا ہے
جو نوشہ آج ہر دل کا نگیں معلوم ہوتا ہے تو یہ سہرا
تو سہرا رحمتِ حق بالیقیں معلوم ہوتا ہے
جو نوشہ مہ جبیں معلوم ہوتا ہے تو یہ سہرا
پیامِ عیش ہر قلبِ حزیں معلوم ہوتا ہے
حسیں دولہا کی شادی بھی حسیں معلوم ہوتی ہے
حسیں صورت پہ سہرا بھی حسیں معلوم ہوتا ہے
بہر صورت مکمل شاہکارِ حسن ہے نوشہ
بہر انداز سہرا نازنیں معلوم ہوتا ہے
کھلے گل گلشنِ خواجہ میں پھر تازہ بہار آئی
کہ فعلِ حق تعالےٰ بس یہیں معلوم ہوتا ہے
مبارک فال ہے عشرت میاں نوشاہ کی شادی
یہ سہرا جو تیرے زیبِ جبیں معلوم ہوتا ہے
عنایت کی نظر روحِ مقدس شادمان دل بھی
شریکِ بزمِ عشرت بالیقیں معلوم ہوتا ہے
گلِ مقصود سے دامن کو بھر لیں آج دیوانے
رواں ابرِ کرم خواجہ معین معلوم ہوتا ہے
میرا ایمان ہے صولت دل دیوان صاحب بھی
شریکِ بزمِ عشرت بالیقیں معلوم ہوتا ہے
شفاعت حسن سے پرنور ہے بزمِ طرب صابر
مکمل چاند ایک مسند نشیں معلوم ہوتا ہے۔

حضرت علامہ "انور صابری" مصور المشائخ"

"سہرا"

فخرِ چشتیاں مولوی سید عشرت حسین معینی برادر خورد حضرت شیخ المشائخ دیوان سید صولت حسین صاحب سجادہ نشین درگاہ غریب نواز اجمیر شریف۔

سرِ "عشرت" پہ ہے، صد رشکِ گلستاں سہرا
ہمہ تن جانِ نظر روحِ بہاراں سہرا
نسبتِ خواجۂ اجمیرؒ کے آئینے میں
حسنِ عرفاں کی ہے تصویرِ نمایاں سہرا

آئے ہیں قطبؒ و فریدؒ اور نظام و صابر
دیکھنے آج معینؒ کا طرب افشاں سہرا
خلد میں روحِ "عنایتؒ" ہے مسرت بردوش
اللہ اللہ پسرِ خورد کا ذی شاں سہرا

ہے بہشتِ نگہِ شوق مزارِ خاتونؒ
نظر آتا ہے حسیں جنتِ ایماں سہرا
چشمِ جنت میں سمٹ آئی ہے فردوسِ خیال
چھوٹے بھائی کا ہے اس طرح غزلخواں سہرا

یہ "ہدایت کی سعادت" سے ملی ہیں برکات
بن گیا رحمتِ باری کا اک عنواں سہرا
والدہ بھول گئیں بیوگی کا غم لاریب
اپنے فرزند کا دیکھا ہے جو خنداں سہرا
لبِ انورؔ پہ بھلا آئے نہ کیوں سورۂ "نور"
بزمِ "عشرت" کی ہے جب شمعِ فروزاں سہرا

اشعارِ تہنیت — سہرے کے پھول

از قلم

صاحبزادہ سید سعید احمد سعید اجمیری

پڑھتی الحمد یہ کیوں موجِ صبا آئی ہے
کیا کوئی تازہ مسرت کی خبر لائی ہے

•

باغِ اُمید کی کلیاں وہ بنیں حور لقا
دیکھکر حسن کو پری قاف کی شرمائی ہے

•

عیش و عشرت میاں عشرت ہو مبارک تمکو
صبحِ عشرت لئے وہ پیاری گھڑی آئی ہے

•

نغمہ کش کون ہوا پردۂ دل میں یہ سعید
نورس عمر میں عشرت کے بہار آئی ہے.

۳۱۶ ۳۱۰ ۱۰۰ ۹۷۰ ۳۰ ۲۰۸ ۱۱ ۱۵

۱۹۶۰ء

جب رُخِ نوشہ پہ آکر چھا گئے سہرے کے پھول
کچھ امورِ زندگی سمجھا گئے سہرے کے پھول

سورۂ انا فتحنا پڑھکے باندھا ہے اسے!
یوں بہارِ جاں فزا دکھلا گئے سہرے کے پھول

ماں کا اور سب بھائیوں کا دل بھی لہرانے لگا
جب سرِ نوشہ پہ لہرا گئے سہرے کے پھول

انبساطِ وقت نے کیا مسخر کرلیا!!
رحمتِ خواجہؒ سے عشرت پا گئے سہرے کے پھول

پھر نسیمِ عیش نے گایا ترانہ عیش کا!
چشت کے گلشن سے دیکھو آگئے سہرے کے پھول

غنچے چٹکے کلیاں لہرائیں بوقتِ عقد گل
مرحبا ہر سمت پڑھوانے لگے سہرے کے پھول

نسبتِ خواجہ معینؒ کا یہ شرف ہے اے سعید
دیکھو بحرِ نور سے آج آگئے سہرے کے پھول

جذباتِ مسرّت

از قلم فکر

خطیب الامت ہادی طریقت و شریعت حضرت پیر چشتی سید ولی اللہ حسینی شاہ صاحب قبلہ سجادہ نشین خانقاہ چشتی چمن حیدر آباد دکن آندھرا پردیش

تقریب شادی خانہ آبادی

جناب مولوی پیرزادہ سید عشرت حسین معینی برادر شیخ المشائخ دیوان حضرت سید صولت حسین خان سجادہ نشین حضرت خواجہ غریب نواز رح

چلئے ساقی مئے الفت کی پھر اب دور مینائی
مسرت کی فضا ہو اور عشرت کی گھٹا چھائی
کوئی نوشاہ بنکر بزم آرائے عروسی ہے۔
مسرت سے دلوں پر شادمانی کی گھٹا چھائی!
ہو مسعود آپ کو یہ بزم عشرت حضرت صولت
مبارک ہو برادر کی عروس مسند آرائی
ذرا مادر کے دل سے پوچھئے کتنی مسرت ہے
جو سچ پوچھو تمنا آج ان کے دل کی بر آئی!
دیا لخت جگر کو اپنے دامادی میں خواجہ نے
در خواجہ کی نسبت حضرت خاتون کام آئی
رخ نوشہ کی تابانی سے جلوہ ہو گئے روشن
غرض حیراں ہو کے آئینہ بھی ہے محو تماشائی!!
کھلے غنچہ مسرت سے گل تر مسکراتے ہیں
چمن میں خواجگان چشت کے رنگین بہار آئی
سنبھل بیٹھو ذرا اب اہل محفل باادب ہو کر
یہاں پر حضرت خواجہ کی ہوگی جلوہ فرمائی

دعائے چشتی کی ہے دولہا دولہن یارب پھلے پھولیں
محبت سے رہے تا حشر ان دونوں میں یکجائی سا

جذباتِ مادر

مبارک خواجۂ عشرت میاں یہ دور شاہانہ
ہوا آباد نور خواجۂ خاتون سے کاشانہ

طفیل پیر ضامن جانشین حضرت نظام الدین

ہوا یہ رشتہ کہ لے ناظمہ بہ انداز محبانہ
پئے صولت یہ ربط باہمی الفت بدامان ہو
یہ سب ہے خواجۂ اجمیر کا لطف کریمانہ
عنایت معین روحانیت بردوش ہیں گویا
دل ناظمہ کہ ہیں جذبات دیکھو کیسے مستانہ
ہیں رندان محبت آج سرشار مۂ الفت
بہاریں مسکراتیں کھل گیا ہے آج میخانہ

جو نسبت خواجہ ناگوری حسین محترم سے ہے

ہوئی ماہین وہ تازہ بہ الطاف بزرگانہ
خدیجہ اور عشرت سے چراغ چشت روشن ہو
ہر اک شاہ و گدا قربان ہو اس پر مثل پروانہ

ولی اللہ حمید الدین خلیق ذہید مولانا!
شریک بزم شادی ہیں با جلال فقیرانہ
نیا مسکن نئی منزل نئی راہیں۔ نئی دنیا
کریں ہر دم محبت کے قدم کا پیش نذرانہ

لئیق خستہ دل کی یہ دعا مقبول ہو یارب
پلائیں اور پئیں دولہا دلہن عشرت کا پیمانہ

حضرت عرشی اجمیری

منگنی

بتقریب نسبت عزیز القدر پیرزادہ سید عشرت حسین سلمہٗ۔
بدختر حضرت سجادہ نشین صاحب گوالیار

آئی ہمراہ لئے عیش کے سامان منگنی
بنی پیغامبرِ فصلِ بہاراں منگنی

نسبتِ شادیٔ عشرت کی خبر لائی ہے
خانۂ حضرتِ صولتؔ میں ہے مہماں منگنی

ہری بھاؤ جی بہت شاد نظر آتے ہیں
ہے دل و جاں کیلئے عیش کا عنواں منگنی

حضرت ناظمِ درگاہ ہیں بجید مسرور
عیش کے پھولوں سے پھرتے ہیں تر ادامان منگنی

ہیں بدائت بھی سعادت بھی سراپائے سرور
ہے برکات ہو برکاتِ فراواں منگنی

شاد طلعت ہیں خدا رکھے تو مسرور عنایت
الغرض سب کی مسرت کا ہے ساماں منگنی

ماں کے دل سے کوئی اسوقت کا عالم پوچھے
جسمیں پنہاں رہا برسوں ترا ارماں منگنی

جلد تر شادیٔ عشرت کا ہو ساماں یا رب
بنے اکرام سے تیرے گل خنداں منگنی!

ہے دعا حضرت خواجہؒ کے وسیلے سے یہی!
یاالٰہی رہے صد رشک گلستاں منگنی

تھا مجھے حضرتِ صولت کا جو پاس خاطر
لکھ کے لایا ہوں ہیں عرشیؔ عنواں منگنی

۴ اگست ۶۸ء

فصیح الشعراء حضرت دُما دبائیوی (گوالیاری)

نذر عقیدت

خادمان خواجہ خاتون چشتی آئے ہیں
پیش کرنے کیلئے نذر عقیدت لائے ہیں

ان غلاموں پر بھی ہو جائے نگاہ سنجری
آپ کی سرکار سے انعام سب نے پائے ہیں!

صولت و عشرت ہمیشہ خوش رہیں زندہ رہیں
مثل ماہ ضوفشاں دنیا میں تابندہ رہیں

ان کے سر پہ زیب دیتی ہے کلاہ سنجری
یاالٰہی یہ ستون چشت پائندہ رہیں!

دور میں ساغر رہے گردش میں پیمانہ رہے
خواجہ اجمیر کا آباد میخانہ رہے

صولت و عشرت کو بھی نسبت ہے اس کی ذات سے
ہر عقیدت مند کیوں ان کا نہ دیوانہ رہے

مبارک بادی کے تار و خطوط

۱- شری، آر، سی دھاریوال-
منسٹر فار انڈسٹریز، جے پور-
یہ میری عین خوشی ہوئی کہ میں شادی کی تقریب میں شرکت کرتا
ہوں- اس موقع پر آپ کو تہِ دل سے مبارک باد پیش کرتا ہوں
اور خواہش رکھتا ہوں کہ خوش اور کامیاب زندگی بسر کریں

۲- شری، ایس، رادھا کرشنن-
وائس پریسیڈنٹ انڈیا- نئی دہلی-
"میری تمنائیں ہیں کہ دولھا اور دلھن پر مسرت زندگی سے
ہمکنار ہوں"

۳- شری، آر ڈی گھنہ
اے، پے، ایس- سکریٹری گورنر راجستھان راج بھون جے پور
"گورنر کی نیک تمنائیں دولھا اور دلھن کے ساتھ ہیں"

۴- شری، موہن لال سکھاڑیا-
چیف منسٹر جے پور راجستھان-
میں اپنی دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں زوجین کی پُر مسرت
ازدواجی زندگی کے لئے

۵- شری، ہزایکسیلنسی ناناگوابینہ گیناوویم
ہائی کمشنر گھانا- نئی دہلی-
میری نیک تمنائیں زوجین تک پہنچائیں-

۶- یونین ہوم منسٹر-
شادی کا رقعہ وصول ہوا- شکریہ

۷- شری- پٹس کیپ-
گورنر، میم، پی
"اللہ تعالیٰ کی خاص تمنائیں نوعمر جوڑے پر کھچا دہ ہوتی رہیں"

۸- جناب محبوب قاسم چشتی
دراہلِ خاندان کلکتہ
تار مبارک بادی-

۹- جناب جمال میاں صاحب
فرنگی محل لکھنؤ
تار مبارکباد-

۱۰- بی شپ مسرز
یس کے منڈل، دی بیشپ ڈسٹ چرچ آف ساؤدرن ایریا دہلی
"انکی دلی مبارکباد و پُر خلوص تمنائیں- نوعمر جوڑے کی عمر درازی
و پُر مسرت ازدواجی زندگی کے لئے پیش ہیں"

۱۱- ہز ایکسیلنسی سیّد رحمت اللہ عبد اللہ و بیگم صاحبہ
کی جانب سے یاد فرمائی کا شکریہ اور مبارک باد-

۱۲- شری، ین، وی، گاڈگل
گورنر پنجاب راج بھون، چاندی گڑھ-
کی جانب سے یاد فرمائی کا شکریہ- اظہار خوشی و دعا برائے
دولھا و دولھن

۱۳- شری- پی، گوپالہ ریڈی-
منسٹر آف انفارمیشن اینڈ سیول اکسپینڈیچر انڈیا- نئی دہلی-
میں اپنا دلی تہنیت زوجین کو پیش کرتا ہوں اور خواہاں ہوں کہ

اُردُو!

پٹنہ:۔ ہم سب کی طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔
خدا تعالےٰ آپ کو دین و دنیا کی خوشیوں سے مالامال کرے آمین

زیڈ ۔ اے مرزا

حیدرآباد۔ حقیر تحفہ ارسال کرتے ہوئے مبارکباد ۔ یاد فرمائی کا شکریہ پیش کرتا ہوں۔

محمد وزیر　خواجہ لائبریری

بنارس۔ اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب کو دولہا دلھن اور آپ سب کے لئے باعث خیر و برکت کرے اور ہم سب کو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے نقش قدم پر چلا دے۔ مجھے یقین ہے کہ حضور دعوات صالحہ مخصوصہ میں مجھ نالائق کو فراموش نہ فرمائیں گے۔

طالب دعا ۔ عبدالجبار عفی عنہ

حیدرآباد:۔ حق تعالیٰ یہ تقریب آپ سب محترم عزیزوں کو مبارکباد فرمائے۔

نوشہ سلمہ الرحمٰن اور عروس سلمہا اپنی زندگی زیر سایہ حضور غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ۔
بنہایت پر مسرت گذاریں آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین و آلہ الطیبین والطاہرین ۔

دلی تہنیت و مسرت کا پیام قبول باد۔
سید محمد پاشا حسینی قادری حسنی.

دہرہ دون:۔ شادی خانہ آبادی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں

قریشی احمد گنگوہی

دہلی۔ خدائے تعالےٰ عشرت میاں کو زندگی کے اس نئے جوڑے کو کامیابی اور کامرانی کے ساتھ گامزن فرمائیے اور دونوں دولہا دلھن خوش و خرم رہیں

طالب دعا

انیس حسن (بغدادی)

کلکتہ:۔ حقیر دلی مبارکباد پیش کرتا ہے جو خلوص آپ حضرات کی ذات سے اس خاکسار کو ہے اس کی مثال بہت ہوگی

دعا گو

(مولانا) خواجہ نظام الدین بدایونی

مئوناتھ بھنجن یو، پی:۔ میری اور تمام کارکنان کارخانہ کی طرف سے مبارکباد قبول ہو۔
دعا ہے کہ اس جوڑے کو دونوں جہان کی نعمتوں سے آسودگی ہو۔

منیجر

ہند سی، سنی، ورکس.

یاد فرمائی کا شکریہ اور عدم حاضری کی معذرت کے ساتھ دلی مبارکباد۔

رئیس الدین فاروقی

ٹونک راج۔ خدائے تعالےٰ شادی خانہ آبادی مبارک کرے

بوٹا بی ۔ رخا دمان

تونسہ شریف۔ یاد فرمائی کا شکریہ۔ پاسپورٹ اور ویزا کی مشکلات عدم حاضری کا سبب ہیں۔

دعا اور مبارکباد

خواجہ خان محمد (صاحب)
سجادہ نشین خانقاہ سلیمانیہ

دہلی:۔ یہ خاکسار ادب کے ساتھ آنکھیں بند کرکے حضور غریب نواز کے روضے کو چوم کر عدم حاضری پر طالب معافی اور یاد فرمائی پر مشکور ہے۔

محمد یوسف کیر آف ہوم منسٹر
بنگلہ نمبر ۶

دلّی:۔ میری جانب سے بہت بہت مبارکباد فرمائیں

منیجر ہندوستان
دواخانہ دہلوی

لکھنؤ:۔ خدا سے دعا ہے کہ اس جوڑے کو ہمیشہ شادکام رکھے اور خواجہ صاحب کے طفیل یہ دونوں زندگی کی تمام تر خوشیاں پائیں آمین۔

Scanned with CamScanner

ان کو ہر خوشی و کامیابی ازدواجی زندگی میں نصیب ہو۔"

۱۴۔ جناب عبدالحمید صاحب۔
متولی ہمدرد وقف دواخانہ دہلی۔
"یہ اظہار تشکر۔ دعا۔ زوجین کی پر حسرت کامیاب ازدواجی زندگی کے لئے۔"

۱۵۔ جناب محمودی سلیمانی صاحب۔
تونسہ شریف کی جانب سے (تار) مبارکباد

۱۶۔ جناب مہدی نواز جنگ صاحب حیدرآباد۔
کی جانب سے دعا اور مبارک باد

۱۷۔ جناب احمد محی الدین صاحب۔
ڈپٹی منسٹر آف سیول ایوی ایشن نئی دہلی۔
میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں دولہا ودلھن کی کامیاب پر مسرت ازدواجی زندگی کے لئے۔

۱۸۔ جناب عبداللہ ٹھاکر صاحب سالوا راجہ
کی تار شادی کی مبارکباد اور دعا

۱۹۔ جناب ہادی صاحب نقشبندی ہالا چور۔
تار شادی کی مبارکباد اور دعا۔

۲۰۔ جناب مہدی نواز جنگ صاحب
گورنر احمد آباد۔
تار۔ شادی کی مبارکباد اور دعا۔

۲۱۔ جمال الدین غلام محمد صاحب ٹھاکر راجہ پور
تار۔ شادی کی مبارکباد اور دعا۔

۲۲۔ جناب حبیب علی شاہ و بیگم صاحبہ
حیدرآباد دکن۔
تار۔ شادی کی مبارکباد اور دعا۔

۲۳۔ جناب گلاب خان لاہور۔
تار۔ مبارک باد

۲۴۔ شمیم صاحب کراچی۔
تار۔ مبارکباد۔

۲۵۔ حسین صاحب بمبئی۔
تار۔ مبارکباد۔

۲۶۔ قاضی یوسف صاحب راجہ پور۔
تار۔ مبارکباد۔

۲۷۔ ہری بھاوجی صاحب۔ جے پور
وزیر خزانہ
تار۔ مبارکباد۔

۲۸۔ غنی صاحب راجہ پور۔
تار مبارک باد

۲۹۔ محمد صاحب ٹھاکر۔
تار۔ مبارک باد۔

۳۰۔ جمال الدین صاحب
تار۔ مبارکباد

۳۱۔ عبدالغفور جمال الدین ٹھاکر۔ ترپوٹے
تار۔ مبارک باد۔

مکتوبات گرامی سے اظہار مسرت اور مبارکباد

جناب اسمٰعیل شریف صاحب، صدر درگاہ کمیٹی، حضرت غریب نواز رضہ۔

جناب احمد صاحب سجادہ نشین حضرت قطب عالم عبدالقدوس رح بنگلو۔ گنگوہ شریف

جناب خواجہ علیم الدین صاحب سجادہ نشین حضرت شیخ سلیم چشتی رح۔ فتح پور سیکری

جناب محمد علی شاہ صاحب میکش سجادہ نشین نیازی قادری آگرہ۔

جناب مولانا محمد میاں صاحب ناظم جمعیتہ علماء ہند دہلی۔

جناب مولانا محمد الطاف الرحمٰن صاحب فرنگی محل لکھنؤ۔

جناب صوفی صابر علی صاحب ابو العلائی سجادہ نشین درگاہ شیخ جمالی حیدرآباد دکن۔

جناب نواب دین یار جنگ صاحب۔

جناب نواب ظہیر یار جنگ صاحب 〃

جناب اسد اللہ صاحب 〃

صابر گلشن صاحب ——— 〃

جناب سید عبدالرؤف صاحب ایڈیشنل کلکٹر جے پور

جناب پیرزادہ درگاہ محبوب الٰہی حضرت مولانا

خواجہ سید ہاشمی حسن صاحب نظامی ——— کراچی

پیرزادہ خانونی مولانا مواحد الدین صاحب مولوی میاں 〃

نسبت جناب خانونی حضرت مولانا سید فتح علی صاحب حیدری 〃

پیرزادہ نظامی سید محمد ہاشم صاحب سجادہ نشین، نارنولی 〃

مولانا شاہ عبدالحمید صاحب سجادہ نشین خانقاہ لطفی (ڈنکور شریف)

جناب سید انعام احمد صاحب ہوش اکبرآبادی مبارک محل آگرہ

〃 حکیم سید ابرار احمد صاحب 〃

〃 حاجی نظام علی خاں سجادہ درگاہ حضرت شیخ منور چشتی رح 〃

حضرت مولانا خواجہ نظام الدین صاحب بدایونی

حضرت مولانا سالم میاں صاحب قدیری سجادہ نشین

خانقاہ قادری بدایوں۔

سید انتخاب احمد صاحب آگرہ

حکیم سید سلطان احمد صاحب نیازی 〃

مخصوص شرکاء

سید انوار الحق صاحب چشتی صاحبزادہ درگاہ حضور غریب نواز رضہ

سید محمد حنیف صاحب 〃 〃 〃 〃

الحاج سید تقدس حسین صاحب 〃 〃 〃 〃

سید سعید احمد صاحب 〃 〃 〃 〃

پیرزادہ جبار صاحب صابر اجمیری۔

حضرت پیر ضامن نظامی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت نظام الدین دہلی

پیرزادہ سید محمد مدنی صاحب منٹگمری پاکستان

حضرت مولانا پیر سید ابوالحسن زید صاحب سجادہ نشین

درگاہ شاہ ابوالخیر صاحب نقشبندی۔ دہلی

حضرت مولانا خلیق الرحمٰن صاحب سجادہ نشین

درگاہ مہر علی صاحب کلکتہ

حضرت حکیم برہان الدین صاحب نباض 〃

جناب فاضل شاہ صاحب جے پور

صوفی ایم۔ آئی۔ رمزی صاحب نظام شاہی ایڈوکیٹ بھوپال

پیرزادہ حکیم فضل الرحمٰن صاحب تجاروی

قاضی ابوالحسن صاحب 〃 〃

حضرت شفا صاحب گوالیاری 〃

حضرت حمید قریشی صاحب 〃

جناب حاجی عبدالرزاق صاحب 〃

جناب سید حیدر علی صاحب 〃

جناب نبی جان صاحب سرونج

جناب نظیر خان صاحب 〃

پروفیسر سید شرافت علی صاحب ایم۔ اے اجین

ماسٹر سید صفدر علی صاحب 〃

سیٹھ نور محمد اسمٰعیل وسیٹھ عبدالستار صاحب جملہ متعلقین۔ شیگاؤں برار

صوفی صدر الدین صاحب، حافظ نذر الدین صاحب آگرہ

پیرزادہ سید ولایت علی صاحب 〃

☆ مولوی عبدالحکیم خاں صاحب ہائی کورٹ جج ، ڈاکٹر سید خلیق الوہاب صاحب حضرت جی
سنبھاجی راؤ صاحب - آرمی جنرل ریٹائرڈ گوپال سہائے صاحب آئی - جی - پولیس -
سردار رنجیت سنگھ راؤ پھالکے صاحب، ملٹری سکریٹری حضور دربار - گوالیار
سردار کرشن راؤ صاحب مہاڈک ، سابق کامرس منسٹر - لشکر - نائیڈو صاحب کلکٹر - لشکر -
بھونسلے صاحب مع جملہ اراکین کمیٹی درگاہ حضرت میر بادشاہ صاحب - لشکر -

☆ صحت نامہ ☆

			غلط	صحیح
صفحہ ۴	کالم ۲	سطر ۵	ڈنکا	ڈھنکا
" ۵	" ۲	" ۱۹	رزاقی سلسلے	رفاعی سلسلے
" ۶	" ۱	" ۱	تبسم	تقسیم
" ۸ قطعہ			نگاہوں کے جبیں	نگاہوں کی جبین
" ۸ "			علامہ جبین صابری	علامہ انور صابری
" ۹	کالم ۱	سطر ۳	معمول	محمول
" ۱۲ قطعات			دعا گوالیاری	ناظر نظامی
" ۱۶ مدعائے دل			دادی و دادی کی	دادی و دادا کی
" ۱۶	کالم ۱	سطر ۱	افق گوالیاری	راز گوالیاری

☆ شکریہ — و — معذرت ☆

القدیر، حیدرآباد
منادی، دھلی -
نظامی دھلی وغیرہ
ماہناموں میں مبارکباد
کی اشاعت کا
شکریہ

حضرت شفا صاحب گوالیاری کی مقبول و بلند پایہ نظم اور حضرت محمود علی صاحب اُجین کا سہرا ریکارڈ نہ رہنے کی وجہ سے نہیں چھپ سکا نیز اور جو غلطیاں رہ گئی ہوں۔ یا جن حضرات کے نام و پیام نہ چھپ سکے ہوں اُن سے
☆ معذرت خواہ ہوں ☆

ناشر

(بھوپال پریس)